موضوع محدود نہیں ہے، بلکہ اس دائرۂ بحث میں منصبِ قضا کی حیثیت اور ذمہ داری، شہادت اور اس کے متعلق احکام، فریقین نزاعات کے سامنے طریقِ معاملہ، قاضی کے اوصاف، افسرانِ عدلیہ کا تقرر یا معزولی اور کچھ دیگر امور بھی شامل ہیں۔

مندرجات میں منصبِ قضا کی اہمیت اور اُخروی جواب دہی کے لحاظ سے نزاکت اور پھر اس کے بعد عہدۂ قضا قبول کرنے والے لازمی شرائط و اوصاف کا بیان۔

ذرا انتباہ سُنیے: "جاہل آدمی جو جہالت کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کرے .... یا ..... جو عالم علم کے بغیر فیصلہ کرے تو وہ جہنم میں جائے گا" (ص: ۸۸) اس سلسلے کی بحث بڑی اہم ہے۔ پھر عملی طور پر قاضی میں مطلوبہ صفات کا ذکر ہے۔

نظامِ عدالت کے بارے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری کے نام حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اہم مراسلہ (ص ۱۱۴ تا ۱۲۵) یہ گویا کتاب کا مرکزی جوہر ہے جس میں کتاب و سنت اور اجماع کے تقاضوں سے ماخوذ اُصول جمع کر دیے گئے ہیں۔

پھر قضا و اجتہاد کے اُصولوں کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، قاضی شریحؒ کے ارشادات۔ پھر عدالتی ضروریات اور کارروائی کی تفصیلی اُمور پر گفتگو شروع ہو جاتی ہے۔ قاضیوں کی معزولی، جانے والوں سے چارج لینا، قیدیوں سے متعلق اُمور، امانات کے متعلق ہدایات، منقولہ و غیر منقولہ جائیداد اور عام سامان کے متعلق مسائل۔ علاوہ ازیں مزید بہت سی مفید اور ضروری بحثیں جو دس بابوں میں تقسیم ہیں۔

تمام اہلِ علم کے مطالعہ کے لیے موزوں ہے ہی، لیکن اس دور میں اسلام کے قانونی و عدالتی نظام پر لکھنے اور مناسب ادارے قائم ہوں تو ان میں کام کرنے کے لیے ایسی کتابیں بہت قابلِ قدر ہیں۔

۱۹۸۶ء کا اقبالیاتی ادب | از جناب ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی۔ ناشر: اقبال اکیڈمی پاکستان۔ دفتر فروخت کتب ۱۱۶۔ میکلوڈ روڈ، لاہور۔ قیمت: ۴۵/- روپے

اِس موضوع پر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے [illegible] سے مدت سے مسلسل ایسا سائنٹیفک مواد پیش کیا ہے کہ اب یہ موضوع اُن کے [illegible] بہ مقدر ہو گیا ہے۔ اس میدان میں انہوں نے بڑی محنت کی ہے اور

اپنے مطالعہ کو بہت وسیع رکھا ہے، نیز جن معاملات میں اختلافی بحثیں اُٹھیں، اُن کے بارے میں ضروری حد تک تحقیق کی ہے۔ اقبال کے متعلق لکھی جانے والی کتابوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جہاں جہاں ضروری تھا انہوں نے کتابوں مندرجات اور اُن کی رُوحِ مقصد کو بھی سامنے لانے کی کوشش کی ہے اور لکھنے والوں کا ضروری تعارف بھی شامل کتاب ہے۔ اِس طرح یہ کتاب ۱۹۸۶ء کے اقبالیاتی ادب کا محض انڈکس نہیں ہے، بلکہ پورے ایک سال کے ادب کا جائزہ بھی پیش کرتی ہے۔ جیسا کہ ٹائیٹل پہ درج ہے — "ایک جائزہ"!

عروجِ اقبال از پروفیسر ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی۔ ناشر: بزم اقبال، کلب روڈ، لاہور۔ بڑے سائز کے ۴۳۴ صفحات، سادہ خوب صورت مضبوط جلد و گرد پوش کے ساتھ۔ طباعت ٹائپ میں۔ قیمت: ۱۲۰/- روپے۔

صدیقی صاحب سے ابتدائی تعارف اسی دور میں ہوا جب وہ ... بتلا کو ... ٹ کر رہے تھے اس کے بعد ان کی سات آٹھ کتابوں (مندرجہ فلیپ کتاب ہذا) آچکیں مگر ہماری دوستی ربط کا ایسا رشتہ تھی کہ وہ برسوں کی دُوری کے ساتھ ساتھ طویل ہوتا گیا مگر ٹوٹا نہیں۔ یہ کتاب ہدیۂ برادرانہ کے طور پر آئی تو دل ربط کے مرجھاتے ہوئے جذبے کا وہی حال ہوا جیسے سوکھے دھانوں میں پانی پڑ جائے۔

ڈاکٹر صاحب جیسے فاضل آدمی نے اپنے لیے اقبال کے متعلق ایک ایسا موضوع تلاش کیا ہے جو گویا ایک طرح کی صدائے احتجاج ہے ان سرسری موضوعات کے خلاف جن کے تحت دو چار شعر جمع کر تحقیقی کتابیں تیار کر دی جاتی ہیں۔

اب مشکل یہ آپڑی کہ اس انسائیکلوپیڈیائی منصوبے کے کام کی پہلی جلد کا بھی چند سطروں میں کس طرح اور کیا تعارف کرایا جائے، سوائے اظہارِ عجز کے! ___ آخر یہ اظہارِ عجز بھی تو ایک تبصرہ ہے میں تو اتنا ہی عرض کر سکتا ہوں کہ یہ عروجِ اقبال کس مقصد سے لکھی گئی ہے۔ یہ اقبال کی شخصیت اور فکر و فن کے ارتقا کا دور بدور جائزہ پیش کرتی ہے۔ کچھ یوں سمجھیے جیسے کسی عمارت کی بنیاد سے لے کر آخر تک ایک ایک اینٹ کا جائزہ لیا جا رہا ہو کہ وہ کیسی ہے، کس مٹی سے بنی، کہاں سے آئی، کس نے اسے